महाराष्ट्र शासन
शालेय शिक्षण व क्रीडा विभाग
राज्य शैक्षणिक संशोधन व प्रशिक्षण परिषद, महाराष्ट्र
७०८ सदाशिव पेठ, कुमठेकर मार्ग, पुणे ४११०३०
संपर्क क्रमांक (०२०) २४४७ ६९३८ E-mail: evaluationdept@maa.ac.in

---

Question Bank

Standard:- 12th جماعت:- بارہویں

Medium:- Urdu میڈیم:-اردو

Subject:- URDU LANGUAGE مضمون:-اردو زبان دانی

ہدایت:-

۱- یہ سوالات کا بینک صرف طلبہ کے لئے مثالی سوالیہ پرچے حل کرنے کی مشق کے لیے ہی دیے جا رہے ہیں-

۲ -اس بات کو ذہن نشین رکھیں کہ بورڈ امتحانات کے سوالیہ پرچوں میں یہی سوالات نہیں آئیں گے--

Question Bank - Urdu Yuvakbharati – Std. XII

نمونے کا سوال نامہ برائے اردو یووک بھارتی (بارھویں جماعت)

حصہ ا-نثر-کل نمبرات[20]

سرگرمی نمبر(1) (الف) سبق نمبر:۲-سپاہی اور بٹ مار (ص۸)

درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [7]

(ا) درج ذیل جدولی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

ہندوؤں کے تہوار	مسلمانوں کے تہوار
ا)	ا)
۲)	۲)

اب سلطان سکندر کا یہ اکیسواں سنہ جلوس تھا۔ میری بیٹی بارہ برس کی ہو کر تیرھویں میں لگی تھی۔ گھر سے خبر آئی کہ اس کی سگائی اور پھر بیاہ آئندہ برساتوں سے پہلے ہو جائے تو خوب ہو۔ مجھے بلایا گیا تھا کہ جا کر سب معاملات طے کر دوں۔ ہر چند کہ خداوندِ عالم سلطان سکندر نے شرع شریف کی پابندی پر بہت کچھ زور دیا تھا لیکن ہم ان اطراف کے گنوار مسلمانوں میں ہندوؤں کی بو باس ابھی بہت کچھ باقی تھی۔ جمعے کے سوا ہر دن ہم لوگ ہندوانی دھوتی پہنتے تھے۔ جمعے کو البتہ دوبر کا ڈھیلا سفید پاجامہ گاڑھے کا اور محمودی کا کرتا پہنا جاتا تھا۔ ہماری عورتیں گھر سے باہر نکلتی تھیں لیکن لمبا گھونگھٹ کاڑھ کر۔ ہر گھر میں ایک صندوق تھا جس میں دیوالی اور دسہرے اور عید، بقرعید، شُبرات کے لیے روپیا پس انداز کیا جاتا تھا۔ شادی کی رسمیں بہت کچھ ہندوانہ تھیں۔ کنیادان یا جہیز کی صورت نہ تھی لیکن لڑکے والے شادی سے پہلے منگنی لے کر ضرور آتے اور اس موقعے پر شادی سے کچھ ہی کم خرچ ہوتا۔ نکاح کے بعد رخصتی (جسے ہم لوگ گون یا گونا کہتے تھے) اکثر بہت دیر سے ہوتی تھی۔ ہندوؤں کی طرح ہمارے یہاں بچکانہ شادی کا رواج تو نہ تھا لیکن منگنی، پھر نکاح پھر گون کی رسمیں کچھ نہ کچھ وقفے سے ادا ہوتی تھیں۔

جیٹھ نکل کر اساڑھ کی آمد آمد تھی جب میں نے گھر جانے کا ارادہ کیا۔ تین ساڑھے تین سو ٹنکوں کا انتظام میں نے کر لیا تھا کہ مصارفِ شادی اس سے کم بھلا کیا ہوں گے۔ ارادہ تھا کہ شام ہونے کے پہلے لیکن عصر کے بعد چل نکلوں کہ موسم ٹھنڈا ہو چکا ہوگا۔ ایک منزل کرتے کرتے غروب آفتاب ہونے لگے گا، کہیں کوئی اچھی سرائے دیکھ کر رات گزار لوں گا اور صبح ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے گاؤں ننگل خُرد پہنچ لوں گا۔

(۲) درج ذیل جملوں کے لیے صحیح متبادل جواب تلاش کر کے لکھیے۔ (2)

(i) سلطان سکندر کا یہ..............۔

(الف) اکیسواں سنہ جلوس تھا۔

(ب) اکیسواں ماہِ جلوس تھا۔

(ج) اکیسواں یومِ جلوس تھا۔

(د) اکیسواں یومِ ولادت تھا۔

(ii) مجھے بلایا گیا تھا کہ...............۔

(الف) جا کر نکاح کرا دوں۔

(ب) جا کر سب معاملات طے کر دوں۔

(ج) جا کر رشتہ کرا دوں۔

(د) جا کر رخصتی کر دوں۔

(iii) تین ساڑھے تین سو تنکوں کا انتظام میں نے کر لیا تھا کہ...............۔

(الف) مصارفِ نکاح اس سے کم بھلا کیا ہوں گے۔

(ب) مصارفِ رخصتی اس سے کم بھلا کیا ہوں گے۔

(ج) مصارفِ شادی اس سے کم بھلا کیا ہوں گے۔

(د) مصارفِ ضیافت اس سے کم بھلا کیا ہوں گے۔

(iv) ایک منزل کرتے کرتے...............۔

(الف) طلوعِ آفتاب ہونے لگے گا۔

(ب) دوپہر ہونے لگے گی۔

(ج) رات ہونے لگے گی۔

(د) غروبِ آفتاب ہونے لگے گا۔

(۳) کفایت شعاری سے متعلق ذاتی رائے تحریر کیجیے۔ (3)

سرگرمی نمبر (1) (ب) سبق نمبر:۳-شال (ص۱۵)

درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [7]

(۱) اقتباس سے موزوں لفظ تلاش کرکے درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

	شال پر موجود پھول	

بڑی عزیز تھی یہ شال حمیدہ کو۔ بہت دنوں سے اُس کی خواہش تھی کہ اس کے پاس ایک شال ایسی خوب صورت اور اتنی اچھی ہو کہ کسی کے پاس نہ ہو۔ اب کے اپریل میں عبید جشن بہار کے مشاعرے میں شریک ہونے سری نگر گیا تھا۔ وہیں سے یہ شال شہر کی ساری دکانیں چھان کر

وہ حمیدہ کے لیے لایا تھا۔ اس کے چوڑے حاشیے پر بہت ہی عمدہ نازک اور باریک کام بنا تھا اور بیچ والے حصے میں ہر طرح کے پھول کھلے تھے؛ گلاب و لالہ، بنفشہ و نرگس، سیوتی اور سوسن، کنول اور کوزہ۔ کتنی خوش ہوگی وہ ایسی شال پا کر۔ اس کے گالوں پر سرخی دوڑ جائے گی، اس کی آنکھوں میں ستارے چمکیں گے، اسے اوڑھ کر اِٹھلائے گی اور آپ ہی آپ شرمائے گی۔

اور جب وہ لکھنؤ پہنچا تھا اور گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے یہ خوب صورت شال حمیدہ کے کندھوں پر ڈال دی تھی تو اس کے سارے خواب سچ نکلے تھے۔ وہ بوکھلا بھی گئی تھی۔ وہ مسکرائی تھی، وہ کھکھلائی تھی اور وہ بلبل کی طرح چہک بھی اُٹھی تھی۔ حمیدہ نے اسے شیشے کی الماری میں رکھا اور اس میں مضبوط قفل ڈال دیا۔ یہ الماری کنجوس کے دل کی طرح ہمیشہ بند رہتی۔ بس اس کے شیشے دن میں دو دفعہ باہر سے جھاڑ دیے جاتے تھے۔ عبید نے ایک دو بار ٹوکا بھی، "شال اوڑھنے کی چیز ہے، پرستش کی نہیں۔ ابھی گرمیاں ہیں اس لیے اتنا ہی کرو کہ اسے الماری سے نکال کر دو ایک بار دھوپ دِکھا دو۔ اونی ہے، کیڑا ویڑا نہ لگ جائے۔"

(۲) درج ذیل کی سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔ (2)

(i) عبید کی بیوی کا نام لکھیے۔

(ii) عبید جس جگہ گیا تھا، اس کا نام لکھیے۔

(۳) "کنجوسی" سے متعلق ذاتی رائے لکھیے۔ (3)

سرگرمی نمبر(1) (الف) سبق نمبر:۵- لفٹینی کی مشکلیں (ص ۳۱)

درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [7]

(۱) درج ذیل جدولی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

ڈرل کے احکامات
۱)......................
۲)......................
۳)......................
۴)......................

ہم نے ڈرل میں شرکت سے پہلے فوجی کیڈٹ کو بوٹ، پٹی، نمبر، بٹن، پیٹی، فلیش وغیرہ دکھالی تھی لیکن کمپنی کمانڈر صاحب نے ہمیں دیکھتے ہی جیسے پہچان لیا اور فرمایا، "کیڈٹ نمبر ۱۵، کالر پر ایک سفید ذرّہ Dressed Incorrectly۔ سزا: تین ایکسٹرا ڈرل۔" اس کے بعد ڈرل شروع ہوئی اور خوب تیزی اور تُندی سے حکم ملنے لگے، "سیدھے دیکھو۔ چھاتی باہر۔ تھوڑی اوپر بازو ہلاؤ۔ ہالٹ۔ ہِلو مت، مکھی مت اڑاؤ۔ ہنسو مت" وغیرہ وغیرہ۔

ان سب میں 'ہلو مت' کے حکم پر عمل کرنا عذابِ عظیم تھا۔ سیدھے بُت بنے کھڑے ہیں کہ کان پر کھجلی محسوس ہوتی ہے۔ اب ہاتھ کو جنبش دینا جرم ہے۔ کندھا کان تک نہیں پہنچ سکتا۔ کان کا خود ہلنا منشائے فطرت نہیں اور وہاں تک ہاتھ لے جانا منشائے سارجنٹ نہیں۔ عین اُس وقت ایک مکھی ناک پر نازل ہوتی ہے۔ مکھی کو فنا کرنے کی بے پناہ خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے لیکن سارجنٹ سے آنکھ بچانا کراماً کاتبین سے آنکھ بچانا ہے۔ مکھی پر دست درازی کا خیال آتا ہے تو سارجنٹ گویا ہاتھ ہلانے کے خیال ہی کو دیکھ لیتا ہے اور اپنی غیر تعلیم یافتہ طبقے کی انگریزی میں چلّا اٹھتا ہے، "Don't Kill No Fly" یعنی مکھی مت مارو۔ ہاتھ وہیں کا وہیں سوکھ جاتا ہے اور مکھی نہایت اطمینان سے ناک کے نشیب و فراز کا معائنہ کرتی ہے ..... ایسے اشتعال انگیز حالات میں بے حرکت کھڑے رہنا صحیح معنوں میں نفس کُشی تھی۔ اس وقت زندگی کی واحد خواہش صرف اتنی ہوتی کہ کب ڈرل ختم ہو اور جی بھر کر ناک اور کان کھُجائیں اور بالآخر جب ڈرل ختم ہوتی اور ہم بِلا خوفِ تعزیر کانوں کو چھو سکتے اور مکھیوں کو اڑا سکتے تو ہمیں محسوس ہوتا کہ کان کھجانا اور مکھی اڑانا بھی کس قدر عظیم عیاشی ہے بلکہ اِسی خوشی میں وہ آبلے بھی بھول جاتے جو ان آہنی بوٹوں کے اندر ہی بنتے اور پھوٹتے تھے۔

(۲) درج ذیل جملوں کے لیے صحیح متبادل جواب تلاش کر کے لکھیے۔ (2)

(i) کمپنی کمانڈر صاحب نے فرمایا...............۔

(الف) کیڈٹ نمبر ۱۵، کالر پر ایک سیاہ ذرّہ

(ب) کیڈٹ نمبر ۱۵، کالر پر ایک سفید ذرّہ۔

(ج) کیڈٹ نمبر ۱۵، کالر پر ایک سیاہ دھبّا

(د) کیڈٹ نمبر ۱۵، کالر پر ایک سفید دھبّا۔

(ii) کان کا خود ہلنا منشائے فطرت نہیں اور وہاں تک ہاتھ لے جانا...............۔

(الف) منشائے کرنل نہیں۔

(ب) منشائے میجر نہیں۔

(ج) منشائے کیڈٹ نہیں۔

(د) منشائے فطرت نہیں۔

(iii) سارجنٹ گویا ہاتھ ہلانے کے خیال ہی کو دیکھ لیتا ہے اور...............۔

(الف) اپنی تعلیم یافتہ طبقے کی انگریزی میں چلا اٹھتا ہے۔

(ب) اپنی غیر تعلیم یافتہ طبقے کی اردو میں چلا اٹھتا ہے۔

(ج) اپنی غیر تعلیم یافتہ طبقے کی انگریزی میں چلا اٹھتا ہے۔

(د) اپنی تعلیم یافتہ طبقے کی اردو میں چلا اٹھتا ہے۔

(iv) ہمیں محسوس ہوتا کہ...............۔

(الف)کان کھجانا اور گال سہلانا بھی کس قدر عظیم عیاشی ہے۔

(ب)گال سہلانا اور مکھی اڑانا بھی کس قدر عظیم عیاشی ہے۔

(ج)کان کھجانا اور مکھی اڑانا بھی کس قدر عظیم عیاشی ہے۔

(د)کان کھجانا اور ناک کھجانا بھی کس قدر عظیم عیاشی ہے۔

(۳) اقتباس کی روشنی میں والدین کی فرماں برداری پر اظہارِ خیال کیجیے۔ (3)

سرگرمی نمبر(1) (ب) سبق نمبر:۶-رستم و سہراب(ص ۴۰)

درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [7]

(۱) شجری خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

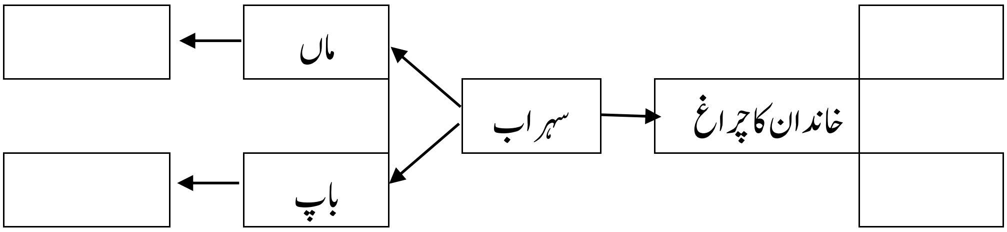

سہراب: بھاگ جا، بھاگ جا! اس دنیا سے کسی دوسری دنیا میں بھاگ جا۔ تو نے سام و نریمان کے خاندان کا چراغ بجھا دیا ہے...... تاریک جنگلوں میں، پہاڑوں کے غاروں میں، سمندر کی تہ میں، تو کہیں بھی جا کر چھپے لیکن میرے باپ رستم کے انتقام سے نہ بچ سکے گا۔

رستم: (چونک کر کھڑا ہو جاتا ہے) کیا کہا؟ تو رستم کا بیٹا ہے؟

سہراب: ہاں۔

رستم: تیری ماں کا نام؟

سہراب: تہمینہ۔

رستم: تیرے اس دعوے کا ثبوت؟

سہراب: اس بازو پر بندھی ہوئی میرے باپ رستم کی نشانی۔

رستم: جھوٹ، غلط، تو دھوکا دے رہا ہے۔ مجھے پاگل بنا کر اپنے قتل کا انتقام لینا چاہتا ہے۔ (گھبراہٹ کے ساتھ سہراب کے بازو کا کپڑا اپھاڑ کر اپنا دیا ہوا مہرہ دیکھتا ہے) وہی مہرہ، وہی نشانی (سر پیٹ کر) کیا کیا! کیا کیا! اندھے، پاگل، جلاد، یہ کیا کیا!...... شیر جیسا خوں خوار، بھیڑیے جیسا ظالم، ریچھ جیسا موذی، حیوان بھی اپنی اولاد کی جان نہیں لیتا لیکن تو انسان ہو کر حیوان سے زیادہ خونی اور جہنم سے زیادہ بے رحم بن گیا۔

(۲) درج ذیل سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔ (2)

(i) رستم کا گھبراہٹ میں کیا جانے والا عمل لکھیے۔

(ii) رستم نے خود کو جن الفاظ میں کوسا، انھیں تحریر کیجیے۔

(۳) والدین کی شفقت پر اظہارِ خیال کیجیے۔ (3)

سرگرمی نمبر(1) (الف) سبق نمبر:۷-دیوارِ چین کے سایے میں(ص۴۸)

درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [7]

(۱) اقتباس سے موزوں لفظ تلاش کرکے درج ذیل شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

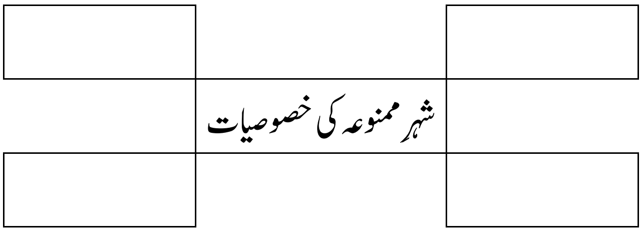

شام تین بجے میزبانوں نے 'شہر ممنوعہ' کی سیر کا پروگرام رکھا تھا جو بیجنگ شہر کے تاریخی عجائب میں سے ہے۔ یہ در اصل عظیم الشان شاہی محلات پر مشتمل چین کے مِنگ خاندان کے بادشاہوں کا بنایا ہوا ایک وسیع و عریض قلعہ ہے۔ اس کے تمام چھوٹے بڑے کمروں کی مجموعی تعداد نو ہزار نو سو ننانوے ہے۔ اسے شہر ممنوعہ اس لیے کہتے ہیں کہ بادشاہوں کے زمانے میں یہاں عام آدمی کا داخلہ ممنوع تھا۔ قلعے کے گرد ایک زبردست فصیل ہے اور اس کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہونے کے بعد یکے بعد دیگرے سولہ عالیشان محلات ہیں۔ ہر محل کے مرکزی حصے میں زمین سے تقریباً دو منزل کے برابر کرسی دے کر ایک پر شکوہ اور خوب صورت ہال صنوبر کی لکڑی سے بنایا ہوا ہے۔ اس کے سامنے سیڑھیوں اور فواروں کے بعد وسیع و عریض صحن ہے اور دائیں بائیں جانب کمروں کی ایک طویل قطار۔

۶/ نومبر کی صبح میزبانوں نے شہرہ آفاق دیوارِ چین کی سیر کا پروگرام رکھا تھا۔ اس تاریخی عجوبے کو دیکھنے کا اشتیاق ہمیں بھی تھا۔ چنانچہ صبح آٹھ بجے ہم اپنی رہائش گاہ سے تین کاروں میں روانہ ہوئے۔ ارکان وفد کے علاوہ چائنا اسلامک ایسوسی ایشن کے نائب سیکریٹری جنرل شیخ سلیمان اور انجمن کے بعض دوسرے حضرات بھی ہم سفر تھے۔ بیجنگ یونیورسٹی میں اردو کے استاد مسٹر خوبن جو ایک چینی ہیں لیکن اردو بڑی روانی سے بولتے ہیں اور اردو کے ٹھیٹ محاوروں اور ادبی اسالیب سے بھی حیرت ناک حد تک آگاہ ہیں، اس پورے سفر میں ہماری ترجمانی اور رہنمائی کے لیے ہر وقت ساتھ رہے۔ انھوں نے سفر کے ہر مرحلے میں ہمیں آرام پہنچانے اور ہماری ضروریات پوری کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

(۲) درج ذیل جملوں کے لیے صحیح متبادل تلاش کیجیے۔ (2)

(i) شہر ممنوعہ در اصل عظیم الشان شاہی محلات پر مشتمل چین کے منگ خاندان کے ....

(الف) شہنشاہوں کا بنایا ہوا وسیع و عریض قلعہ ہے۔

(ب) بادشاہوں کا بنایا ہوا وسیع و عریض محل ہے۔

(ج) راجاؤں کا بنایا ہوا وسیع و عریض محل ہے۔

(د) بادشاہوں کا بنایا ہوا وسیع و عریض قلعہ ہے۔

(ii) اسے شہر ممنوعہ اس لیے کہتے ہیں کہ..................................

(الف) بادشاہوں کے زمانے میں یہاں عام آدمی کا داخلہ ممنوع تھا۔

(ب) بادشاہوں کے زمانے میں یہاں ہر آدمی کا داخلہ ممنوع تھا۔

(ج) بادشاہوں کے زمانے میں یہاں عام آدمی پر پابندی تھی۔

(د) بادشاہوں کے زمانے میں یہاں خواتین کا داخلہ ممنوع تھا۔

(iii) مرکزی دروازے سے اندر داخل ہونے کے بعد یکے بعد دیگرے ....

(الف) سولہ عالیشان دروازے ہیں۔

(ب) سولہ عالیشان محلات ہیں۔

(ج) سولہ عالیشان کمرے ہیں۔

(د) سولہ عالیشان گنبد ہیں۔

(iv) بیجنگ یونیورسٹی میں اردو کے استاد مسٹر خوبن جو ایک چینی ہیں لیکن ....

(الف) چینی بڑی روانی سے بولتے ہیں۔

(ب) فارسی بڑی روانی سے بولتے ہیں۔

(ج) عربی بڑی روانی سے بولتے ہیں۔

(د) اردو بڑی روانی سے بولتے ہیں۔

(۳) عجائب گھر پر اپنے خیالات قلم بند کیجیے۔ (3)

سرگرمی نمبر (1) (ب) سبق نمبر:۸-بِگُل بردار (ص ۵۵)

درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [7]

(۱) درج ذیل جدولی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

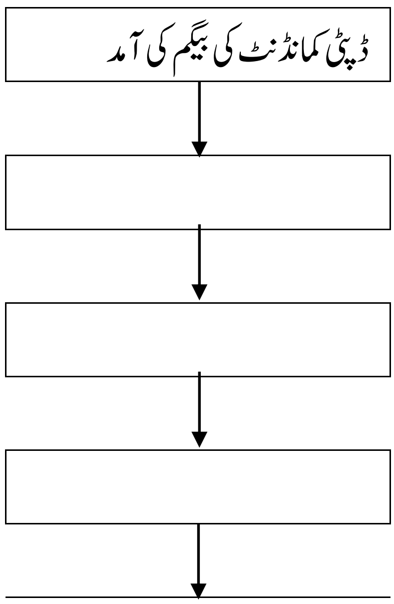

تھوڑی دیر میں بیگمات کی آمد شروع ہوگئی۔ ایک دوسرے سے سلام دعا کرتے وہ کرسیوں پر بیٹھنے لگیں۔ آدھی سے زیادہ کرسیاں بھر گئیں۔ اتنے میں ڈپٹی کمانڈنٹ کی بیگم اندر آئی۔ انتظام کرنے والے ان کی طرف دوڑ گئے۔ جھک جھک کر آداب بجالائے اور ان کے لیے نشست تلاش کرنے لگے۔ ان کی گھومتی نظریں اس پر آن ٹکیں۔ وہی جس نے اسے صوفے سے اٹھایا تھا، پاس آیا اور بولا، ”یہاں ڈپٹی صاحب کی بیگم بیٹھیں گی۔ آپ پیچھے چلی جائیں۔“ اسے لگا جیسے کسی نے اسے تالاب میں غوطہ دے کر باہر نکال لیا ہے۔ کچھ کہے بغیر پسینہ پونچھتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔ آدھی سے زیادہ قطاریں بھر گئی تھیں۔ وہ ایک خالی قطار کے کونے میں جا بیٹھی۔ فنکشن شروع ہونے میں ابھی دیر تھی اور مہمان ابھی آ رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ قطار بھی بھر گئی۔ اس سے پچھلی دو قطاروں میں بھی خواتین بیٹھ گئیں۔ اتنے میں کوارٹر ماسٹر کی بیوی اندر آئی۔ عہدے کے اعتبار سے تو اس کا خاوند نائب صوبیدار تھا لیکن راشن اور دوسری چیزوں کے لیے سب کو کوارٹر ماسٹر کی خوشامد کرنا پڑتی تھی۔ اسے دیکھ کر انتظامیہ کے سارے لوگ اس کی طرف بڑھے اور ساتھ ہی اس کے لیے نشست کی تلاش شروع ہوگئی۔

(۲) درج ذیل سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔ (2)

(۱) پچھلی دو قطاروں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے بارے میں لکھیے۔

(۲) کوارٹر ماسٹر کی بیوی کے اندر آنے کے بعد کے حالات کے بارے میں لکھیے۔

(۳) مہمان نوازی سے متعلق ذاتی رائے تحریر کیجیے۔ (3)

سرگرمی نمبر(1) (ج) غیر درسی اقتباس

درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[6]**

(۱) درج ذیل شکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

۱۸۷۵ء		۱۸۶۳ء
	سرسید احمد خاں کے عملی سرگرمیاں	
۱۸۸۶ء		۱۸۷۰ء

کسی قوم، ملک اور زبان کی زندگی میں ایسی شخصیات شاذ ہی پیدا ہوتی ہیں جو اپنا وسیع دائرۂ اثر رکھتی ہوں جو نہ صرف ان کے اپنے عہد پر محیط ہو بلکہ بعد کی کئی نسلوں کو بھی متاثر کرسکے۔ سرسید احمد خان اردو زبان و ادب کی ایسی ہی ہمہ گیر شخصیت ہیں جنھوں نے نا صرف اپنے عہد کو متاثر کیا بلکہ آج تک ان کے افکار، خیالات اور نظریات قوم و ملک کے لیے مشعل راہ ثابت ہورہے ہیں۔

سر سید احمد خان نے ادب، سیاست، معاشرت، اصلاح، اخلاقیات، تعلیم اور مذہب ہر میدان میں قوم کی بہی خواہی کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ انھوں نے مسلمانوں میں ملی بیداری کے تئیں جو کارہائے نمایاں انجام دیے وہ ان کی شخصیت کا سب سے روشن باب ہے۔ قومی خدمت کو اپنا شعار بنانے والے سر سید احمد خان نے ابتدائی مراحل میں مراد آباد اور غازی پور میں مدارس قائم کیے۔ ۱۸۶۳ء میں سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد ڈالی جس کا مقصد مغربی زبانوں کی کتابوں خصوصاً سائنس اور ریاضی کی کتابوں کا اردو ترجمہ کرنا تھا۔ اس قدم سے اردو زبان کی ترقی و وسعت میں حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ ۱۸۶۹ء میں سر سید اپنے بیٹے سید محمود کے پاس لندن گئے۔ وہاں کے تعلیمی نظام اور صحافتی میدان کا گہرائی سے مطالعہ کر کے اپنے لیے چند اہداف مقرر کیے۔ ۱۸۷۰ء میں وطن واپسی پر رسالہ 'تہذیب الاخلاق' جاری کیا جس میں انگریزی اخبار 'گارڈین' کا عکس صاف نظر آتا تھا۔ تہذیب الاخلاق نے سر سیّد کے مشن کو آگے بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا اور نئی نسل کی ذہنی پرورش کا اہم ذریعہ ثابت ہوا۔ ۱۸۷۵ء میں سر سید احمد خان نے علی گڈھ میں محمڈن اینگلو اورینٹل اسکول قائم کیا جو ۱۸۷۷ء میں کالج اور ۱۹۲۰ء میں یونیورسٹی کے درجے کو پہنچا۔ اس طرح سفر لندن میں کیمبرج کی طرز پر کسی ادارے کا دیکھا گیا خواب بھی پورا ہوا۔ ۱۸۸۶ء میں تعلیمی ضرورت کے لیے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا قیام عمل میں آیا۔ اب سر سید احمد خان کا مشن اتنا توانا ہو چکا تھا کہ ملک کے دوسرے علاقوں میں بھی اس طرح کے اداروں کے قیام کی کوششیں ہونے لگیں۔ سر سید احمد خان کی خوش قسمتی کہ انھیں ایسے مخلص اور بے لوث رفقا کی جماعت میسر آئی جس نے ان کے تعلیمی بیداری مشن کو نہایت خوش اسلوبی سے آگے بڑھایا۔ ان کے اسلوب اور طرز نگارش کو عام کرنے کی سعی و جہد کی اور اس تحریک کو ملک بھر میں عام کرنے کے لیے اپنا سب کچھ لگا دیا جو سر سید لے کر اٹھے تھے۔

(۲) ہدایت کے مطابق ذخیرۂ الفاظ کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ (2)

(i) صفت 'شخصیت' کے لیے درج ذیل متبادلات سے اسم تلاش کر کے لکھیے۔

الف) شخص ب) تشخص ج) شخصیات د) تشخیص

(ii) درج ذیل ذخیرۂ الفاظ سے غیر متعلقہ لفظ تلاش کر کے لکھیے۔

الف) شعر ب) شعار ج) اشعار د) شعریت

(۳) ''تعلیم ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔'' اس پر اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔ (2)

حصہ ۲۔ نظم / غزل / قطعہ / رباعی۔ کل نمبرات [16]

سرگرمی نمبر (2) (الف) نظم نمبر: ۱۔ میری دعا (ص ۷۲)

درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [6]

(۱) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

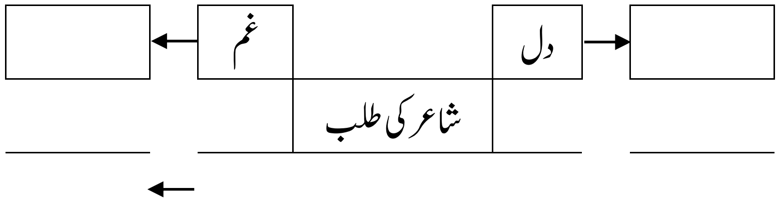

	نفَس		آنکھ →	

تو وہ ہے جو ہر ایک کی بگڑی سنوار دے   میری مراد بھی، مرے پروردگار، دے
کونین میں ذلیل نہ کر سب کے روبرو   ایمان و عیش و دولت و عزّ و وقار دے
تیرا یہ حکم، مانگ ہر ایک چیز مجھ سے مانگ   میری دُعا کہ دے، مرے پروردگار، دے
دل کو مرے ہر ایک طرح مطمئن بنا   غم دے تو غم کے ساتھ کوئی غمگُسار دے
آنکھوں کو ایسی لذتِ دیدار ہو نصیب   ہر دَم جو مجھ کو کیفِ مئے خوشگوار دے
محفوظ رکھ فریبِ سفید و سیاہ سے   گردش نہ مجھ کو گردشِ لیل و نہار دے
دنیا میں کچھ بھی قدرِ محبت نہیں رہی   نالہ جگر گُداز و نَفَس شعلہ بار دے
داتا کی شان یہ ہے کہ جاری ہو اس کی دین   سائل کا شیوہ یہ ہے کہ دامن پسار دے
مطلب سمجھ میں آئے بقائے دوام کا   ایسا سبق یہ زندگیِ مستعار دے
میں بار بار مانگوں جو درکار ہو مجھے   اور اپنے فضل سے تو مجھے بار بار دے
حسنِ طلب میں مجتہدِ عصر ہے صفی   وہ تجھ سے ایک مانگے، تو اُس کو ہزار دے

(۲) درج ذیل فقروں کے لیے نظم کی روشنی میں صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔ (2)

(i) خدا کی صفت...............۔

الف) خراب حال درست کرنا

ب) پریشانی دور کرنا

ج) آسودہ حال کرنا

د) بگڑی سنوارنا

(ii) سائل کا شیوہ...............۔

الف) دامن سمیٹ لے

ب) دامن پسار دے

ج) ہاتھ پسار دے

د) ہاتھ سمیٹ لے

(iii) زندگیِ مستعار کا سبق...............

الف) ہمیشہ کی زندگی کا مفہوم سمجھ میں آئے

ب) عارضی زندگی کا مفہوم سمجھ میں آئے

ج)ہمیشہ کی زندگی کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے

د)عارضی زندگی کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے

(iv)گردشِ لیل ونہار...............

الف)خرابیِ قسمت، مصیبت، پریشانی

ب)دن رات کی گردش

ج)دن رات گھومنا

د)دن اور رات

(۳) درج ذیل شعر کی استحسانی وضاحت کیجیے۔ (2)

دنیا میں کچھ بھی قدرِ محبت نہیں رہی   نالہ جگر گداز و نَفَس شعلہ بار دے

سرگرمی نمبر(2) (الف)   نظم نمبر:۲۔ خیر صفات رسولؐ (ص۷۵)

(۱) درج ذیل خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

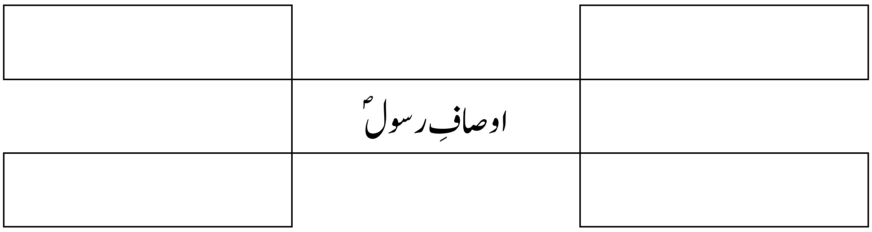

اُن سے پہلے کس نے دیکھے رحمت کے یہ رنگ
لب پہ دعاؤں کی خوشبو ہے، جسم پہ بارشِ سنگ
راہ میں کانٹے بچھانے والے پائیں دعا کے پھول
خیر صفات رسولؐ
اُن سے حسنِ خُلق عبارت، وہ ہی نورِ سُبُل
خیر کا مرجع ، رحم کا پیماں یعنی ختمِ رُسُل
عفو، محبت اور سچائی جن کے خاص اُصول
خیر صفات رسولؐ
حسنِ عمل کی بات نہیں ہے، یہ ہے کرم کی بات
حرف صدائیں دیتے ہیں جب لکھتا ہوں میں نعت

لکھواتے ہیں مجھ سے، مدحت ہوتی ہے مقبول

خیر صفات رسولؐ

(۲) درج ذیل کے لیے نظم کی مدد سے صحیح متبادل کا انتخاب کر کے لکھیے۔ (2)

(i) پہلے بند میں آپؐ کی زندگی سے متعلق بیان کیا گیا واقعہ.........................

الف) واقعۂ معراج

ب) واقعۂ طائف

ج) واقعۂ فتح مکہ

د) صلحِ حدیبیہ

(ii) آپؐ کی زندگی کے خاص اصول.........................

الف) عفو، محبت اور سچائی

ب) رحمت، دعا اور پھول

ج) نور، خُلق اور رحم

د) عمل، صدا اور رحمت

(iii) راہ میں کانٹے بچھانے والوں کے لیے آپؐ کے ذریعے.........................

الف) نصیحتیں ملتی تھیں۔

ب) تاکید ملتی تھی۔

ج) پھول ملتے تھے۔

د) تاکید نہ ملتی۔

(iv) جب شاعر نعت لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو.........................

الف) بہت غور و فکر کرنا پڑتا ہے۔

ب) احتیاط سے لکھنا پڑتا ہے۔

ج) حروف و الفاظ کی آمد ہوتی ہے۔

د) الفاظ ذہن میں نہیں آتے۔

۳) درج ذیل کی استحسانی وضاحت کیجیے۔ 02

حسنِ عمل کی بات نہیں ہے، یہ ہے کرم کی بات

حرف صدائیں دیتے ہیں جب لکھتا ہوں میں نعت

لکھواتے ہیں مجھ سے، مدحت ہوتی ہے مقبول

سرگرمی نمبر(2) (الف) نظم نمبر:۵۔ تیغِ دو پیکر (ص۸۶)

(۱) درج ذیل شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ 02

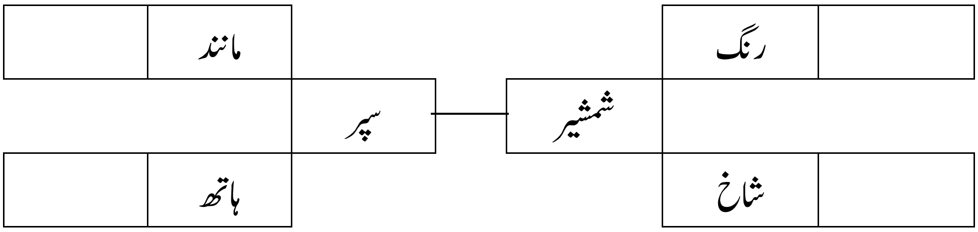

اکبر نے جوں ہی میان سے تلوار کو کھینچا — اس تیغ نے میداں میں دِکھایا یہ تماشا
جوں برق تڑپ کر جو گئی تا سر اعدا — گہہ سر کو، گہے ہاتھ کو، گہہ پاؤں کو کاٹا

ٹکڑے تنِ کفار کے اک جا پہ نہیں تھے
تھا سر تو کہیں، ہاتھ کہیں، پاؤں کہیں تھے

اک جا پہ وہ تلوار نہ دیتی تھی دِکھائی — جوں مرگِ مفاجات، اِدھر آئی، اُدھر آئی
ہونے لگی جو لشکرِ اعدا کی صفائی — ہر طائرِ جاں کرنے لگا تن سے جدائی

تھا شور کہ اس تیغ سے عبرت کا محل ہے
تلوار نہیں یہ، پرِ شہبازِ اجل ہے

اس صف کے سرے پر جو چلی تیغ دو پیکر — دم تیغِ دودم نے لیا اس صف کے سرے پر
پھر دوسری صف پر جو چلی واں سے پلٹ کر — باقی کسی دشمن کے بدن پر نہ رہا سر

گہ طارمِ اعلیٰ پہ، گہے فرقِ لعیں پر
گہ فرقِ زمیں، گہ بہ سرِ گاوِ زمیں پر

(۲) درج ذیل فقروں کے لیے نظم کی روشنی میں صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔ 02

(i) تلوار کے وار سے ....

(الف) سر تن سے جدا ہونے لگے

(ب) روح تن سے جدا ہونے لگی

(ج) پرندوں کے سر تن سے جدا ہونے لگے

(د) پرندے کی جان جسم سے جدا ہونے لگی

(۲) تلوار نہیں......................................

(الف) موت کا پرندہ ہے

(ب) موت کی آواز ہے

(ج) موت کی علامت ہے

(د) موت کے پرندے کا پر ہے

(iii) دشمنوں کے سر پر تلوار......................................

(الف) بجلی کی طرح گری

(ب) موت بن کر آئی

(ج) بجلی کی طرح گرجی

(د) موت کے فرشتے کی طرح آئی

(iv) میدانِ جنگ میں تلوار......................................

(الف) گھوڑے کی طرح اِدھر اُدھر دوڑ رہی تھی

(ب) موت کی طرح منڈلا رہی تھی

(ج) اتفاقی موت کی طرح اِدھر اُدھر جا رہی تھی

(د) موت کے فرشتے کی طرح ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی

(۳) تیسرے بند کی استحسانی وضاحت کیجیے۔ 02

سرگرمی نمبر (2) (الف) **نظم نمبر:۵۔ تیغ دو پیکر (ص۸۶)**

(ا) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ 02

	تیغ کے لیے استعمال کیے گئے الفاظ	

اس صف کے سرے پر جو چلی تیغ دو پیکر — دم تیغ دودم نے لیا اس صف کے سرے پر
پھر دوسری صف پر جو چلی واں سے پلٹ کر — باقی کسی دشمن کے بدن پر نہ رہا سر

گہ طارمِ اعلیٰ پہ ، گہے فرقِ لعیں پر
گہ فرقِ زمیں ، گہ بہ سرِ گاوِ زمیں پر

شمشیر جو تھی رنگ میں الماس کی تمثال — مرجان کی تھی شاخ کہ بس خوں سے ہوئی لال
تیروں کے لعینوں کے تواتر پہ چلے بھال — مانند زرہ تھیں سپریں ہاتھوں میں غربال

تھی چشمِ زرہ پوش شجاعت کے جویل میں
اک دم میں گرفتار ہوئے دامِ اجل میں

وہ تیغ بلندی سے جو آتی سوئے پستی — پستی میں جلا دیتی تھی وہ خرمنِ ہستی
ہستی کی نہ باقی رہی نامردوں کو مستی — مستی انھیں پر خواب اجل کی ہوئی پستی

جس طرح سے گرتی تھی انبوہ کے اوپر
بجلی بھی تڑپ کر نہ گرے کوہ کے اوپر

(۲) درج ذیل فقروں کے لیے نظم کی روشنی میں صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔ 02

(i) تیغ جب مایل بہ پستی ہوتی تو.....................................

(الف) کھلیان کو جلا دیتی

(ب) خرمن کو جلا دیتی ہے

(ج) زندگی کے خرمن کو جلا دیتی

(د) تن کو جلا دیتی

(ii) بزدل دشمنوں کی مستی.....................................

(الف) ابدی نیند میں بدل گئی

(ب) نیند میں بدل گئی

(ج) موت میں بدل گئی

(د) پستی میں بدل گئی

(iii) علی اکبر کی تلوار بجلی کی طرح.....................................

(الف)کوہ پہ گرتی تھی

(ب)صف پر گرتی تھی

(ج)سروں پر گرتی تھی

(د)دشمنوں کے ہجوم پر گرتی تھی

(iv)علی اکبر کی تلوار کی وار سے ....

(الف)دشمنوں کے بازو کٹ گئے

(ب)سر تن سے جدا ہو گئے

(ج)جسم چھلنی ہو گیا

(د)دشمنوں کی ڈھالیں چھلنی کی مانند ہو گئیں

(۳)دوسرے بند کی استحسانی وضاحت کیجیے۔ 02

سرگرمی نمبر(2) (الف) **نظم نمبر:۷۔زندگی سے ڈرتے ہو(ص ۹۲)**

(ا)درج ذیل شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ 02

	ڈرتے ہو	

زندگی سے ڈرتے ہو

زندگی تو تم بھی ہو، زندگی تو ہم بھی ہیں

آدمی سے ڈرتے ہو

آدمی تو تم بھی ہو، آدمی تو ہم بھی ہیں

آدمی زباں بھی ہے، آدمی بیاں بھی ہے

اس سے تم نہیں ڈرتے

حرف اور معنی کے رشتہ ہائے آہن سے، آدمی ہے وابستہ

آدمی کے دامن سے زندگی ہے وابستہ

اس سے تم نہیں ڈرتے

'ان کہی' سے ڈرتے ہو

جو ابھی نہیں آئی، اس گھڑی سے ڈرتے ہو

اس گھڑی کی آمد کی آگہی سے ڈرتے ہو

(۲) درج ذیل فقروں کے لیے نظم کی روشنی میں صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔ 02

(i) شاعر کے مطابق آدمی مجموعہ ہے......................................

(الف) خاک و آب کا

(ب) جسم و جان کا

(ج) زبان و بیان کا

(د) روح و تن کا

(ii) آدمی سے......................................

(الف) زندگی وابستہ

(ب) خوف وابستہ ہے

(ج) شاعر وابستہ

(د) آرزو وابستہ

(iii) آدمی......................................

(الف) مستقبل سے ڈرتا ہے

(ب) مستقبل کے اندیشوں سے ڈرتا

(ج) موجودہ حالات سے ڈرتا ہے

(د) ماضی سے ڈرتا ہے

(iv) عصرِ حاضر کا انسان......................................

(الف) مستقبل کے یقینی آمد سے خوف زدہ ہے

(ب) مستقبل سے منھ موڑے ہوئے ہے

(ج) ماضی میں مست ہے

(د) حال میں گم ہے

(۳) درج ذیل مصرعوں کی معنوی وضاحت کیجیے۔ 02

جو ابھی نہیں آئی اس گھڑی سے ڈرتے ہو　　اس گھڑی کی آمد کی آگہی سے ڈرتے ہو

سرگرمی نمبر(2) (ب) **غزل نمبر:۱۔ آتشؔ(ص۱۰۱)**

درج ذیل درسی غزل کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ **[6]**

(۱) درج ذیل شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

زیرِ اضافت والے مرکبات

ادب تا چند اے دستِ ہوس، قاتل کے دامن کا   سنبھل سکتا نہیں اب دوش سے بوجھ اپنی گردن ک

بہار اک دل کے داغوں نے دکھائی چشمِ قاتل ک   دہانِ زخمِ سینہ بن گیا دروازہ گلشن ک

کڑا اپن آگے مردانِ خدا کے چل نہیں سکت   کفِ داؤد میں یکساں ہے عالم موم و آہن ک

درِ فردوس پر رضواں سے رخصت کون لیتا ہے   سمجھتا ہوں میں کھیل اک، پھاندنا دیوارِ گلشن ک

ہوئی ہے مردمِ دنیا کی صورت سے یہ بیزاری   گماں ہوتا ہے اپنے سایے پر بھی ہم کو دشمن ک

ستایا ہے نہایت انقلابِ دہر نے ہم ک   رہا کرتا ہے چشمِ تر کے اوپر گوشہ دامن ک

کیا اک آن میں تیغِ قضا نے صاف دو ٹکڑے   گماں ہی رہ گیا دشمن کو آتشؔ، اپنے جوشن ک

(۲) درج ذیل سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔ (2)

(i)شاعر کی بیزاری کا نتیجہ لکھیے۔

(ii)شاعر جسے کھیل سمجھتا ہے،اسے لکھیے۔

(۳) درج ذیل شعر کی استحسانی وضاحت کیجیے۔ (2)

کڑا اپن آگے مردانِ خدا کے چل نہیں سکتا   کفِ داؤد میں یکساں ہے عالم موم و آہن کا

سرگرمی نمبر(2) (ب) **غزل نمبر:۳۔ جگرؔ(ص۱۰۵)**

(۱) درج ذیل شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

زیرِ اضافت والے مرکبات

مقاماتِ اربابِ جاں اور بھی ہیں   مکاں اور بھی لامکاں اور بھی ہیں

مکمل نہیں ہے جنونِ تجسّس
مسلسل جہاں در جہاں اور بھی ہیں

یہیں تک نہیں عشق کی سیر گاہیں
مہ و انجم و کہکشاں اور بھی ہیں

قفس توڑ کر مطمئن ہو نہ بلبل
قفس صورتِ آشیاں اور بھی ہیں

بہت دل کے حالات کہنے کے قابل
ورائے نگاہ و زباں اور بھی ہیں

صبا خاکِ دل سے بچا اپنا دامن
ابھی اس میں چنگاریاں اور بھی ہیں

انھیں جب سے ہے اعتمادِ محبت
وہ مجھ سے جگرؔ، بدگماں اور بھی ہیں

(۲) درج ذیل سرگرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔ (2)

(i)جنونِ تجسّس مکمل نہ ہونے کا سبب بیان کیجیے۔

(ii)شاعر کے ذریعے بُلبُل کو دیا گیا مشورہ لکھیے۔

(۳) درج ذیل شعر کی استحسانی وضاحت کیجیے۔ (2)

یہیں تک نہیں عشق کی سیر گاہیں
مہ وانجم وکہکشاں اور بھی ہیں

سرگرمی نمبر(2) (ب) غزل نمبر:۴۔ فضاؔ(ص ۱۰۷)

درج ذیل غزل کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔ [6]

(۱) درج ذیل شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

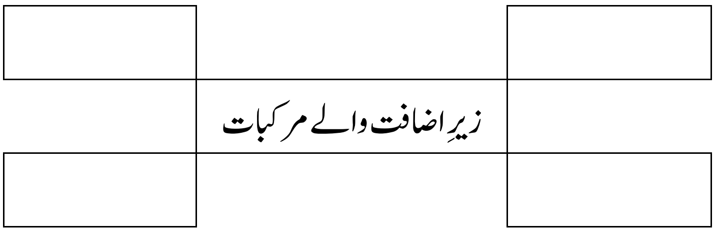

سیم و گہر نہ تاج و کمر چاہیے ہمیں
دادِ ہنر، بہ طرزِ دگر چاہیے ہمیں

زخموں سے چوُر چوُر ہیں، سب کی بصیرتیں
کس سے کہیں، شعورِ نظر چاہیے ہمیں

ہے رہروانِ شوق کو یہ بانکپن بہت
چہرے پہ بس غبارِ سفر چاہیے ہمیں

اوروں سے مختلف ہے ہمارا معاملہ
شوریدہ سر ہیں، دشت میں گھر چاہیے ہمیں

تم شوق سے خلاؤں کی پیمائشیں کرو
اپنی زمیں پہ راہ گزر چاہیے ہمیں

یہ ذات کا طلسم، یہ بے منظری کی دھند
یوں ہے کہ چشمِ خویش نگر چاہیے ہمیں

تیشہ زنی تو شیوۂ اہلِ قلم نہیں
ہیرے تراشنے کا ہنر چاہیے ہمیں

کیوں اے فضاؔ چراغ جلائیں چراغ سے
خورشید اپنا، اپنی سحر چاہیے ہمیں

(۲) درج ذیل سر گرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔ (2)

(i) چشمِ خویش نگر کا مطلب لکھیے۔

(ii) رہروانِ شوق کے بانکپن کے متعلق لکھیے۔

(۳) درج ذیل شعر کی استحسانی وضاحت کیجیے۔ (2)

کس سے کہیں شعورِ نظر چاہیے ہمیں   زخموں سے چور چور ہیں، سب کی بصیرتیں

سرگرمی نمبر(2) (ب)   غزل نمبر:۵۔ پروین شاکر (ص۱۰۹)

(۱) درج ذیل شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

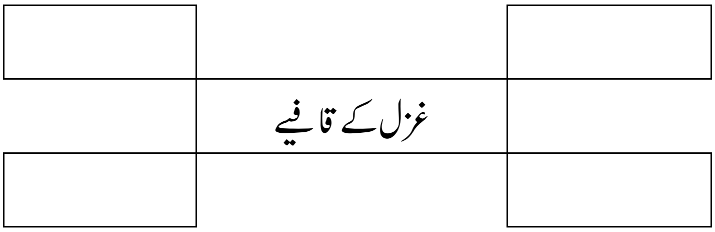

اپنی ہی صدا سنوں کہاں تک   جنگل کی ہوا رہوں کہاں تک

ہر بار ہوا نہ ہوگی در پر   ہر بار مگر اٹھوں کہاں تک

دم گھٹتا ہے، گھر میں حبس وہ ہے   خوشبو کے لیے رکوں کہاں تک

پھر آ کے ہوائیں کھول دیں گی   زخم اپنے رفو کروں کہاں تک

ساحل پہ سمندروں سے بچ کر   میں نام ترا لکھوں کہاں تک

تنہائی کا ایک ایک لمحہ   ہنگاموں سے قرض لوں کہاں تک

سُکھ سے بھی تو دوستی کبھی ہو   دُکھ سے ہی گلے ملوں کہاں تک

منسوب ہو ہر کرن کسی سے   اپنے ہی لیے جلوں کہاں تک

آنچل مرے بھر کے پھٹ رہے ہیں   پھول اُس کے لیے چنوں کہاں تک

(۲) درج ذیل سر گرمیاں ایک جملے میں مکمل کیجیے۔ (۲)

(i) شاعرہ کے آنچل پھٹنے کی وجہ بیان کیجیے۔

(ii) گھر میں شاعرہ کے دم گھٹنے کا سبب لکھیے۔

(۳) درج ذیل شعر کی استحسانی وضاحت کیجیے۔ (۲)

سکھ سے بھی تو دوستی کبھی ہو   دکھ سے ہی گلے ملوں کہاں تک

سرگرمی نمبر(2) (ج)　　　　قطعہ (ص ۹۸)

(ج)　درج ذیل شعری قطعے کا بغور مطالعہ کرکے استحسانِ کلام کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [4]

(ا)　درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

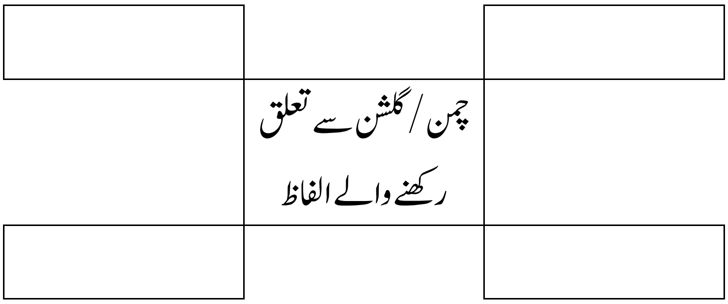

دیکھتے ہیں جلوہٴ گل ہائے رنگا رنگ ہم		مثل نرگس اس چمن میں جب تلک ہے چشم وا
آخرش ہوگا وہی اک دن خزاں کے ہاتھ سے		جو کہ عالم اپنا اس نشو و نما سے پہلے تھا
ہے غنیمت کوئی دم نظارہٴ رنگِ بہار		پھر کہاں یہ گلشن و گل اور یہ سبزہ، ہوا

(۲)　'ہے غنیمت کوئی دم نظارۂ رنگِ بہار' کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے۔ (2)

حصہ ۳- اضافی مطالعہ۔ کل نمبرات [12]

سرگرمی نمبر(۳) الف　　　　خاکہ نمبر ا۔ منٹو: میرا دوست، میرا دشمن (ص ۱۱۸)

درج ذیل اضافی مطالعے کے اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [6]

(ا)　درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

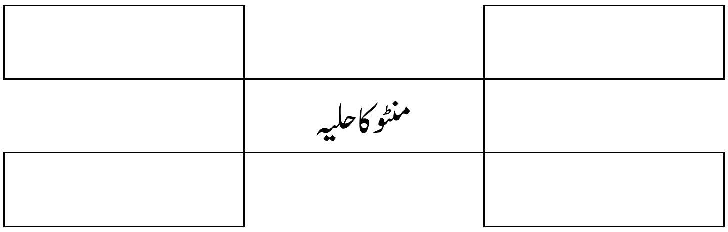

گھمسان کے بیچ میں نے ایک بار کنارے ہو کر غور سے دیکھا۔ موٹے موٹے شیشوں کے پیچھے لپکتی ہوئی بڑی بڑی سیاہ پتلیوں والی آنکھیں جنھیں دیکھ کر مجھے بے ساختہ مور کے پر یاد آ گئے۔ مور کے پر اور آنکھوں کا کیا جوڑ؟ یہ مجھے کبھی نہ معلوم ہو سکا مگر جب بھی میں نے ان آنکھوں کو دیکھا، مجھے مور کے پر یاد آ گئے۔ شاید رعونت اور گستاخی کے ساتھ ساتھ ان میں بے ساختہ شگفتگی مجھے مور کے پروں کی یاد دلاتی تھی۔ ان آنکھوں کو دیکھ کر میرا دل دھک سے رہ گیا۔ انھیں تو میں نے کہیں دیکھا ہے۔ بہت قریب سے دیکھا ہے۔ قہقہہ لگاتے، سنجیدگی سے مسکراتے، طنز کے نشتر برساتے اور پھر نزع کے عالم میں پتھراتے! وہی نازک نازک ہاتھ پیر، سر پر ٹوکرا بھر بال، پچکے زرد زرد گال اور کچھ بے تکے سے دانت۔ نہ جانے کس بات پر میں نے کہا، "یہ بالکل غلط۔" اور ہم باقاعدہ لڑ پڑے۔

"آپ کج بحثی کر رہی ہیں۔"

”حماقت ہے یہ۔“

”دھاندلی ہے، عصمت بہن!“

”آپ مجھے بہن کیوں کہہ رہے ہیں۔“ میں نے چڑ کر کہا۔

”نہیں کہتا۔“

”میرے بارے میں میرے بھائیوں کے خیالات بھی کچھ خوش گوار نہیں ہیں۔ یہ آپ کو کھانسی ہے۔ اس کا علاج کیوں نہیں کرتے؟“

”علاج“ تین سال ہوئے ڈاکٹروں نے کہا تھا سال بھر میں مر جاؤ گے، تمھیں ٹی بی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ میں نے نہ مر کر ان کی پیشن گوئی کو سچا ثابت نہ ہونے دی۔ ان سے تو میسمریزم اور جادو کرنے والے زیادہ عقل مند ہوتے ہیں۔“

”یہی آپ سے پہلے ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے۔“

”کون بزرگ؟“

”میرے بھائی، عظیم بیگ، نو من مٹی کے نیچے آرام فرما رہے ہیں۔“

(۲) درج ذیل کے لیے صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔ (2)

(i) شاید رعونت اور گستاخی کے ساتھ ساتھ ان میں بے ساختہ شگفتگی مجھے ....

(الف) مور کے پروں کی یاد دلاتی ہے۔

(ب) عقاب کے پروں کی یاد دلاتی ہے.

(ج) مرغی کے پروں کی یاد دلاتی ہے۔

(د) چڑیا کے پروں کی یاد دلاتی ہے۔

(ii) نہ جانے کس بات پر میں نے کہا، ....

(الف) ”یہ موزوں ہے۔“

(ب) ”یہ بالکل صحیح ہے۔“

(ج) ”یہ بالکل غلط۔“

(د) ”یہ بالکل نامناسب ہے۔“

(iii) ”میرے بارے میں میرے بھائیوں کے خیالات بھی..................................“

(الف) کچھ خوش کن نہیں ہیں۔“

(ب) کچھ بہتر نہیں ہیں۔“

(ج) کچھ برے نہیں ہیں۔“

(د) کچھ خوش گوار نہیں ہیں۔“

(iv) تین سال ہوئے ڈاکٹروں نے کہا تھا سال بھر میں مر جاؤ گے، ....

(الف) تمھیں ٹی.بی. ہے۔"

(ب) تمھیں تپِ دق ہے۔"

(ج) تمھیں کینسر ہے۔"

(د) تمھیں ذیابیطس ہے۔"

(۳) علاج کے دوران معالج کی ہمدردانہ گفتگو پر اظہارِ خیال کیجیے۔ (2)

سرگرمی نمبر (۳) الف　　　　خاکہ نمبر ۲۔ عرف باقر مہدی (ص ۱۲۳)

درج ذیل اضافی مطالعے کے اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [6]

(۱) باقر مہدی سے متعلق شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔ (2)

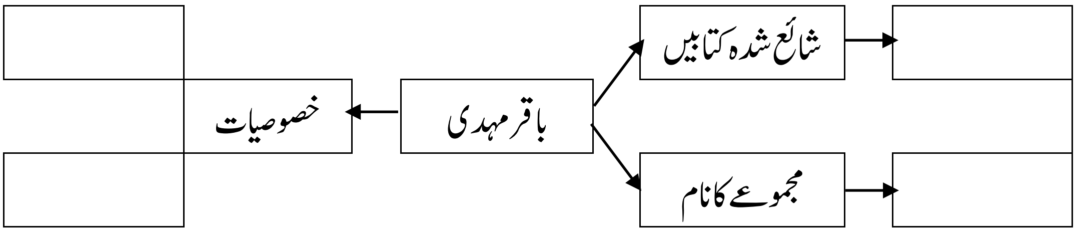

باقر مہدی کے نئے مجموعہ کلام 'ٹوٹے شیشے کی آخری نظمیں' کی اشاعت پر ممبئی کے ادیبوں اور شاعروں کی ایک ادبی نشست ۱۰ ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوئی۔ یہ مضمون اسی جلسے میں پڑھا گیا۔ مضمون پڑھنے سے پہلے راقم نے حاضرین جلسہ کے روبرو صاحبِ محفل سے یہ اقرار نامہ لکھوایا کہ وہ اس مضمون کے بارے میں راقم سے کوئی باز پُرس نہیں کریں گے۔ ایسا نہیں ہے کہ باقر مہدی صاحب کتابی صورت میں پہلی بار چھپے ہوں۔ ان کی کم سے کم تین کتابیں پہلے بھی شائع ہو چکی ہیں لیکن جب ان کی آخری نظموں کا مجموعہ شائع ہوا تو ان کے قریب کے دوستوں کو بڑی مسرت ہوئی اور اسی مسرت کے اظہار کے سلسلے میں اُنھوں نے یہ جلسہ منعقد کیا کہ باقر مہدی صاحب کو ان کی آخری نظموں کی اشاعت پر مبارکباد دی جائے۔ معلوم نہیں باقر مہدی صاحب کی نکتہ رس نگاہ اس نکتے پر کیوں نہیں پڑی۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ وہ اپنے دوستوں سے اس ذہانت کی توقع نہ رکھتے ہوں۔ بہر حال مجھے بھی اس خوشی میں شریک ہونا تھا اس لیے میں بھی ان کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت لے کر حاضر ہوا ہوں اور آپ جانتے ہیں کہ آج کل کے زمانے میں عقیدت کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

باقر مہدی شاعر ہیں، نقاد ہیں، مقرر ہیں لیکن اپنے غیر مربوط مضمون میں ان کی شاعرانہ صلاحیتوں اور تنقیدی شعور کے بارے میں میرا کچھ عرض کرنا سراسر ناانصافی ہوگی۔ یوں ناانصافی سے باقر مہدی صاحب کو بڑا شغف رہا ہے لیکن مجھے ان کی صحبت کا فیض حاصل ہونے کے باوجود ناانصافی کی مشق نہیں ہوئی ہے اس لیے میں اس سے احتراز کروں گا اور صرف ان کی شخصیت کے بارے میں رفاہِ عام کی خاطر کچھ عرض کروں گا۔ میں جو کچھ عرض کروں گا، اس سے میرا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔ خود اپنے آپ سے متفق نہ ہونے کا فن میں نے صاحب موصوف سے سیکھا

ہے۔موصوف اپنے آپ سے بھی متفق نہیں ہوا کرتے۔اختلاف رائے کی یہ منزل تنقید کے میدان میں آخری منزل سمجھی جاتی ہے۔باقر مہدی کو اس منزل پر پہنچے ہوئے مدت ہو گئی۔

(۲) درج ذیل کے لیے صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔ (2)

(i)'معلوم نہیں باقر مہدی صاحب کی نکتہ رس نگاہ اس نکتے پر کیوں نہیں پڑی۔' اس بیان میں 'نکتہ' کے لیے صحیح متبادل تلاش کیجیے۔

الف)دوستوں کی ذہانت پر اعتماد نہ تھا۔

ب) آج کل عقیدت کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ج)دوستوں کو خوشی تھی کہ باقر مہدی کی آخری نظموں کی اشاعت ہو گئی ہے۔

د)ان کی کم سے کم تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

(ii)میں جو کچھ عرض کروں گا، ....

الف)اس سے کسی کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ب)اس سے سبھی کا متفق ہونا ضروری ہے۔

ج)اس سے میرا متفق ہونا ضروری ہے۔

د)اس سے میرا متفق ہونا ضروری نہیں۔

(iii)اختلافِ رائے کی یہ منزل..................

الف)تنقید کے میدان میں پہلی منزل سمجھی جاتی ہے۔

ب)ادب کے میدان میں آخری منزل سمجھی جاتی ہے۔

ج)تنقید کے میدان میں آخری منزل سمجھی جاتی ہے۔

د)ادب کے میدان میں پہلی منزل سمجھی جاتی ہے۔

(iv)ان کی شاعرانہ صلاحیتوں اور تنقیدی شعور کے بارے میں..................

الف) آپ کا کچھ عرض کرنا سراسر ناانصافی ہو گی۔

ب)میرا کچھ عرض کرنا سراسر ناانصافی ہو گی۔

ج)میرا کچھ عرض نہ کرنا ناانصافی نہیں ہو گی۔

د) آپ کا کچھ عرض نہ کرنا ناانصافی نہیں ہو گی۔

(۳) 'تنقید' میں اعتدال ضروری ہے۔اس بیان کی مختصر وضاحت کیجیے۔ [2]

سرگرمی نمبر(۳)(ب)　　درج ذیل میں سے کوئی دو سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔ [6]

۱)مصنفہ اور منٹو کی پہلی ملاقات کا احوال اپنے الفاظ میں لکھیے۔

۲)منٹو کا سراپا مصنفہ کی زبانی بیان کیجیے۔

۳)خاکے کے حوالے سے باقر مہدی کے مزاج پر مختصر روشنی ڈالیے۔

۴)منٹو کے پاکستان جانے کے بعد کے حالات مختصراً تحریر کیجیے۔

۵)قاضی سلیم کے تعلق سے مصنف اور باقر مہدی کا واقعہ بیان کیجیے۔

حصہ ۴۔ قواعد۔ کل نمبرات[16]

سرگرمی نمبر۴(الف)　　نثری قواعد

ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ [6]

(۱)　درج ذیل محاوروں کا جملوں میں استعمال کیجیے۔ (2)

(i)پانی پھیرنا　(ii)دم گھٹنا

(۲)　ہدایت کے مطابق کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے۔ (2)

(i)ابھی دن نہیں نکلا تھا۔　(مثبت جملے میں تحویل کیجیے)

(ii)کیا ہمیں والدین کی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیے ؟(جملے کے استفہام کو اقرار میں تبدیل کیجیے)

(۳)　ہدایت کے مطابق کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے۔ (2)

(i)میری دوکان کیسے برباد ہوگئی ؟(صرفی تجزیہ کیجیے)

(ii)گوراوہی حرکتیں کرتا تھا جو لفٹینی کے منافی تھیں۔(جملے کی قسم بتاکر نحوی تجزیہ کیجیے)

(۴)　ذیل کے جملوں میں موجود لفظی مرکبات کو جدول کے مطابق تقسیم کیجیے۔ (2)

(i)آج ریل گاڑی بالکل وقت پر آئی تھی۔

(ii)سرکاری کاغذات پر دستخط کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔

ہندی + انگریزی	فارسی + عربی

سرگرمی نمبر۴(ب) شعری قواعد

ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔ **[6]**

(ا) ہدایت کے مطابق کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے۔ (2)

(i) درج ذیل شعر کی صنعت پہچان کر اس کی قسم بتائیے۔

غم دے تو غم کے ساتھ کوئی غم گُسار دے　　دل کو مرے ہر ایک طرح مطمئن بنا

(ii) درج ذیل شعر سے لف و نشر سے ربط رکھنے والے الفاظ آمنے سامنے لکھیے۔

قطرہ دُرِ بے بہا ہو، لعل سنگِ بے بہا　　بحر و بر میں جھاڑ دے دامن اگر توفیض کا

(۲) درج ذیل اشعار میں سے کسی ایک شعر میں آنے والی تجنیس کا نام لکھیے۔ (2)

(i) چشمِ غضب سے نیم نگہ میرے واسطے　　اک نیمچہ ہے زہر میں گویا بُجھا ہوا

(ii) دیوار کھڑی کرتے ہوئے راہ میں راہیؔ　　کہتا ہے کہ سایے کو شجر آئے نہ آئے

(۳) درج ذیل شعر میں سے کسی ایک شعر کی تقطیع کیجیے اور بحر کا نام لکھیے۔ (3)

i	ادب تا چند اے دستِ ہوس قاتل کے دامن کا		سنبھل سکتا نہیں اب دوش پر بوجھ اپنی گردن کا	
ii	کڑا پن آگے مردانِ خدا کے چل نہیں سکتا		کفِ داؤد میں یکساں ہے عالم موم و آہن کا	

iii	مقاماتِ اربابِ جاں اور بھی ہیں		مکاں اور بھی لامکاں اور بھی ہیں
iv	مکمل نہیں ہے جنونِ تجسّس		مسلسل جہاں در جہاں اور بھی ہیں

حصہ ۵–اطلاقی تحریری سرگرمیاں۔ کل نمبرات[18]

سرگرمی نمبر۵

(الف) کورونا وائرس سے پھیلنے والی بیماری کووِڈ۱۹ سے متعلق طلبہ کو معلومات فراہم کرنے کے لیے شہر کے معروف ڈاکٹر سے انٹرویو کے سوالات ترتیب دیجیے۔ **[6]**

(ب) آپ کے ادارے کی جانب سے منعقدہ سلور جوبلی تقریری مقابلے کی روداد قلم بند کیجیے۔ **[6]**

(ج) فیچر نویسی کے تعلق سے برتی جانے والی احتیاط پر روشنی ڈالیے۔ **[6]**